عید الفطر کا پیغام امت مسلمہ کے نام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّاٰتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِيۡدِ وَالۡفُرۡقَانِ الۡحَمِيۡدِ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ. صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡمُ

محترم بزرگو اور دوستو! یوں تو سلیقہ مند خواتین وقتاً فوقتاً گھر کی سجاوٹ میں تبدیلیاں لاتی رہتی ہیں، تاکہ خود گھر والوں اور اکثر گھر آنے والوں کو یک رنگی اور یکسانیت سے بوریت محسوس نہ ہو، اور مہمان بدلی ہوئی سجاوٹ اور آرائش سے محظوظ ہو، لیکن عیدین کے موقع پر خاص طور پر گھر کی سجاوٹ میں کچھ زیادہ ہی تبدیلی لائی جاتی ہے، تاکہ یہ محسوس ہو کہ عید کا دن غیر معمولی نوعیت کا حامل ہے، اور اس سجاوٹ میں خوشی کا عنصر ہوتا ہے، جس کے زیر اثر رسوخ اور دلکش رنگوں کا انتخاب کیا جاتا ہے

جیسے خوش رنگ پردے، ان سے مناسبت رکھتے ہوئے صوفے کور، ٹیبل کور وغیرہ دیوان خانوں میں سجائے جاتے ہیں۔ ایسی سجاوٹ عید کے روز گھر کے ماحول میں ایک انوکھی تازگی اور مسرت کا احساس پیدا کرتی ہے۔

عید مسرتوں، امنگوں اور دھنک رنگوں کا تہوار ہے، لہٰذا عید کے لباس کیلئے خواتین میں ایک دوڑ لگی ہوتی ہے، اور کیوں نہ ہو؟ بناؤ سنگھار خواتین کے مزاج کا ایک اہم حصہ ہے۔ اسلئے عید کی تیاری کا آغاز ایک ماہ پہلے ہوجاتا ہے، اس کی خوشیوں کو دوبالا کرنے کیلئے لڑکیاں اپنی جمع پونجی خرچ کردیتی ہیں، وہ اپنی سہیلیوں کو چوڑیوں کے تحائف دینے میں مصروف ہوجاتی ہیں، اپنی سہیلیوں کو عید کی مبارک باد دینے کیلئے خلوص بھرے جذبات کا اظہار کرتی ہیں، وہ ایک دوسرے سے تحائف پاکر بہت خوش ہوتی ہیں۔

عید کی غیر ضروری تیاری

عید کا چاند نظر آنے کے بعد عید کی تیاری میں تیزی آجاتی ہے، اس رات ہر ایک کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ چاند اس وقت تک عید کی صبح میں نہ بدلے جب تک ان کی ساری تیاری مکمل نہ ہوجائے، چوڑیاں اور ہاتھوں کو مہندی سے رچانا چاند رات کا خاص سنگھار ہے، اس لئے تو چوڑیوں کی خریداری شام سے سحری تک رہتی ہے، رنگ برنگی چوڑیوں سے کلائی بھر جاتی ہے، بازاروں میں چوڑیوں کی دکانیں جگمگ کررہی ہوتی ہیں، وہاں تو رات کا گمان ہی نہیں ہوتا۔

چاند رات کی ایک اہم روایت رسم حنا بھی ہے، لڑکیاں اس رات اپنے ہاتھوں پر مہندی سے مختلف اور دیدہ زیب ڈیزائن بناتی ہیں، اچھی ڈیزائننگ کے لئے خاص

قسم کی مہندی بازاروں میں آسانی سے دستیاب ہوجاتی ہے، یوں چاند رات کو ہی آرائش حسن کا آغاز ہوجاتا ہے، جو صبح ہوتے ہی زور شور سے اپنا رنگ جمانے لگتا ہے، چاندرات کے گذر جانے کے بعد عید کا دن اپنے عروج پر ہوتا ہے، سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی بچے شور مچانا شروع کردیتے ہیں کہ عید ہوگئی، وہ جلدی سے تیار ہوکر اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز کے بعد کھانے پینے کو نکل جاتے ہیں، جبکہ لڑکیاں اکھٹی ہوکر تیار ہوتی ہیں، پہلے وہ ایک دوسرے کو اپنے عید کے لباس دکھاتی ہیں اور پھر ان کو زیب تن کرکے پھولے نہیں سماتیں۔

عیدالفطر مومن کیلئے انعام الٰہی کا دن

عیدالفطر مسلمانان عالم کا ایک نہایت عظیم الشان اور مقدس ترین مذہبی تہوار یعنی خوشی کا دن ہے، جو دنیا کے ہر حصہ اور ہر خطے گوشے میں جہاں جہاں اہل ایمان مومن ومسلمان رہتے ہیں ہر سال یکم شوال المکرّم کو نہایت تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے، یوں تو دنیا میں جتنی دیگر قومیں ہیں، اپنے اپنے مذہبی تہوار عید کے دن کو بڑی شان وشوکت سے مناتی ہیں، لیکن جس طرح اللہ رب العزت نے اسلام کو دنیا کے تمام مذاہب پر فضیلت دی ہے، اسی طرح اس کے مذہبی عیدوں کو بھی دیگر قوموں کی عیدوں، مذہبی تہواروں پر فضیلت اور برتری حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں عیدوں کی اصل اور بنیاد طہارت نفس، ایثار وہمدردی، پاکیزگی عمل، ایک دوسرے سے محبت والفت کا اظہار، دوسروں کیلئے خیر خواہی کا جذبہ، آپسی اتحاد واتفاق اور ملی اجتماعیت ووحدت پر قائم ہے، جو پوری نوع انسانی کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے، اس کے برعکس دوسری اقوام کے مذہبی عیدوں تہواروں کو دیکھئے فضول

خرچی، رقص وسرور کی محفلیں، مے نوشی، فسق وفجور کے حیا سوز مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں، جو خود ان مذاہب کے نام پر بدنما داغ ہیں۔

عید الفطر جو اہل اسلام کے لئے انعام الٰہی کا دن، یوم تشکر اور جشن مسرت ہے، اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے جب حضور ﷺ نے ہزاروں فرزندان توحید واسلام کے ساتھ روزے رکھے اور رمضان المبارک کی خصوصی عبادات کیں اور رمضان المبارک کے اختتام پر یکم شوال المکرّم کو یوم تشکر یعنی روحانی جشن مسرت وانبساط منایا، یہ ہی دراصل عید الفطر ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری جب اس کو اللہ رب العزت کا روز جزا دیدار ہوگا، گویا افطار کے وقت روزہ دار کی خوشی کی کیفیت کا وہی عالم ہے جو روز آخرت دیدار الٰہی سے ہوگا، لہٰذا جب عید الفطر کی خوشی ومسرت کا مبارک ومسعود دن ہے تو رمضان المبارک کے پورے روزے رکھنے پر عید کے دن اسے ویسی ہی خوشی ومسرت ہوگی، جس سے وہ روز جزا دیدار الٰہی کے نتیجے میں سرفراز کیا جائے گا۔

روزہ اللہ کیلئے ہے اور روز جزا اس کے دیدار کی خوشی اس کی جزا ہے۔ عید درحقیقت نعمت صیام کے حصول پر ایک شکرانہ ہے، جس طرح ہفتہ بھر کی نمازوں کا شکرانہ جمعہ کی عید میں رکھا گیا ہے، عید کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ہر سال لوٹ لوٹ کر آتی ہے، بندہ مومن کو خوشی ومسرت اور فرحت وشادمانی اس موقع پر جو حاصل ہوتی ہے، یہ کیفیت دوسرے موقع پر نہیں پائی جاتی، عید کو عید کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس دن اللہ رب العزت نے روزہ داروں کو اجرت دینے کا وعدہ فرمایا ہے اس طرح عید کو وعد سے ماخوذ ماننا پڑتا ہے۔

عید کی صبح فرشتوں کی آواز

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے اس کا نام آسمانوں پر لیلۃ الجائزہ انعام کی رات سے لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو زمین پر تمام شہروں میں بھیجتے ہیں، یہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز دیتے ہیں جسے انسان اور جنات کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے، کہتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! اس کریم آقا کی بارگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو، وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دیدی جائے، حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ان کو رمضان المبارک کے روزوں، تراویح اور اعمال خیر کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطا فرمادی ہے اور بندوں سے خطاب کر کے ارشاد ہوتا ہے میرے بندو! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم میرے جلال و رفع شان کی قسم آج کے اس اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال تم مجھ سے کرو گے میں عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم جب تک تم سب میرا خیال رکھو گے اطاعت و اتباع کی گزارو گے تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا اور ان کو چھپاتا رہوں گا، میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رسوا نہیں کروں گا، پس اب تم بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم سب نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔

فرشتے اس اجر کو دیکھ کر جو اس دن عید الفطر کے موقع پر امت محمدیہ کو ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں، عید سعید کے دن مسلمانوں کے اجتماع کا یہ پیغام ہے کہ ہر مسلمان اپنے کردار عمل سے اسلام کی سچائی اور صداقت پر گواہی دے، ہر مسلمان عید کے بعد اپنی گزشتہ زندگی کا جائزہ لے، اس کا احتساب کرے اور آئندہ تعلیمات اسلامی کے مطابق زندگی گزارنے کا اللہ رب العزت سے سچا عہد کرے، ہم خلوص دل اور خلوص نیت سے رمضان المبارک کی بے پناہ رحمتوں برکتوں سے فیض یاب ہونے کے بعد آج عید الفطر کی تقریب سعید کے اس روح پرور ماحول میں خدائے ذوالجلال و برتر کے حضور اس بات کا صدق دل سے اقرار کریں کہ آج سے ہمارا ہر عمل اور ہمارا جو بھی قدم اٹھے گا خدایا وہ اسلام کی سربلندی اور ملی اتحاد و اتفاق کے لئے ہوگا، ہم دنیا میں حق کے علمبردار اور باطل کو مٹانے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

ایک عید ایسی بھی

خوشی و مسرت کا منانا انسانی فطرت کا تقاضا ہے، اس کی تشفی کے مختلف ذرائع ہیں لیکن اسلام کا تصور مسرت ایسا منفرد اور آفاقی ہے، جس میں پوری انسانیت کے لئے خوشی کا پیغام ہے، اسلام انفرادیت سے اجتماعیت کی طرف لاتا ہے، اس کے نزدیک ایک فرد کی خوشی سے انسانیت کو فائدہ حاصل نہیں، بلکہ پوری قوم کی مسرت انسانی مفاد میں کارگر ہے، بایں وجہ اسلام میں ہر فرد کی خوشی گویا پوری امت مسلمہ کی خوشی ہے، عید الفطر کا معاملہ ایسا ہے، اسی لئے امت مسلمہ ایک جسم ہے جس کے ایک حصے پر ہونے والا اثر پوری قوم پر مرتب ہوتا ہے، ایک خطے کے

مسلمان نڈھال ہیں، ظلم کا شکار ہیں تو گویا پوری امت مسلمہ گھائل ہے،
یہی اجتماعیت کا تصور مسلم قوم کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔

غربت وافلاس دنیا کا ایک مسئلہ ہے، اسلام نے اس پر کنٹرول کیا ہے، کیا ہم نے کبھی عید کے فلسفے پر غور کیا؟ یہ سچ ہے کہ عموماً مسلمان اسلامی احکام کی پاسداری نہیں کرتے، اگر اسلامی احکام پر کماحقہ عمل کرلیا جائے تو دنیا سے غربت کا مسئلہ حل ہوجائے گا، کم ازکم مسلم امت عالم اسلام میں مفلوک الحال نہ ہوگا، عید الفطر کا پس منظر کیا ہے؟ غرباء کو ان کا حق دیا جاتا ہے جسے صدقہ فطر بھی کہا جاتا ہے، اس میں ایک فلسفہ ہے، وہ یہ کہ اسلام کی خوشی غربا کو شریک کرکے متصور ہے، پہلے غریبوں کی مدد کرو، انھیں ان کا حق دو، اور یہ تعاون ایسا نہیں کہ اسے احسان کے زمرے میں رکھا جائے، بلکہ اس کے ذریعہ ہماری ذمہ داری پوری ہوتی ہے اور ہمارا مال خالص ہوجاتا ہے، گویا صدقہ فطر ہو یا زکوٰۃ اس سے مال کی پاکیزگی مقصود ہوتی ہے، اس سے مال میں برکت ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کی رضا وخوشنودی کا حصول ہوتا ہے، اطاعت شعار بندے کیلئے اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہوسکتی ہے کہ معبود حقیقی خوش ہوجائے۔

اسلام نے مسلم امت کو جو اجتماعیت کا تصور دیا ہے، عید اسکے اظہار کا دن ہے، یہ دن ایک مثالی دن ہے، دنیا کی باطل قومیں جانتی ہیں کہ اگر مسلمان اسلام کا تابع ہوگیا، رسول اللہ ﷺ کا فرماں بردار ہوگیا تو کوئی طاقت اسے شکست نہ دے سکے گی، اور نہ کوئی مسلمانوں کو اسیر کرسکے گا، لیکن اس کیلئے اسلام سے رجوع ضروری ہے، ہمیں اپنے رشتے اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے جوڑنے ہوں گے تب دل کی دنیا میں روشنی پھیلے گی۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا...